حدیث شناسی کے اصول واحکام

ترجمہ اصول الحدیث واحکامہ فی علم الدرایہ کا اردو ترجمہ

مؤلف: آیت اللہ جعفر سبحانی

مترجم: محمد حسن جمالی

مالی تعاون: فاطمہ الزہراءؑ فاؤنڈیشن

زیر سرپرستی مولانا منظور حسین نجفی

سرشناسه	:	سبحانی تبریزی، جعفر، ۱۳۰۸ -
عنوان و نام پدیدآورنده	:	حدیث‌شناسی کی اصول و احکام: ترجمه اصول‌الحدیث و احکامه فی علم‌الدرایه کااردو ترجمه/ مولف جعفر سبحانی؛ مترجم محمدحسن جمالی؛ زیر سرپرستی حسین نجفی؛ ویراستار محمدصادق زاهدی‌مهدی‌آبادی.
مشخصات نشر	:	مشهد: مؤسسه فرهنگی، هنری و انتشاراتی ضریح آفتاب، ۱۳۹۹.
مشخصات ظاهری	:	۲۵۸ص
شابک	:	۹۷۸-۶۰۰-۴۷۶-۳۷۵-۲
وضعیت فهرست نویسی	:	فیپا
یاداشت	:	اردو - کتاب حاضر با حمایت مالی فاطمه الزهرا فاوند یشن منتشر شده است.
موضوع	:	حدیث -- علم‌الدرایه
رده‌بندی کنگره	:	BP ۱۰۹
رده‌بندی دیویی	:	۲۹۷/۲۶
شماره کتابشناسی ملی	:	۶۲۱۷۱۳۰

نام کتاب ..... **حدیث شناسی کـــے اصول و احکام**
مترجم ..... **محمدحسن جمالی**
صفحه آرائی و گرافیک .... **محمدصادق زاهدی مهدی آبادی**
ناشر ..... **مؤسسه فرهنگی، هنری و انتشاراتی ضریح آفتاب**
تعاون ..... **فاطمه الزهراء فاونڈیشن**
نوبت چاپ ..... **اول**
قطع ..... **وزیری**
تعداد ..... **500 نسخه**
قیمت .....
چاپ ..... **قدیمی**
شابک **978-600-476-375-2**

آدرس : مشهد، خیابان امام خمینی، جنب اداره کل آموزش و پرورش خراسان رضوی
بازرگانی: ۳۲۲۸۱۴۱۰(۰۵۱) سفارشات: ۳۲۲۸۳۴۲۲(۰۵۱) دفتر نشر: ۳۲۲۸۰۱۶۷(۰۵۱)
Web site - www.zarihaftab.ir Email - zarihaftab@gmail.com

»حق چاپ محفوظ ہـــے«

بسم الله الرحمن الرحیم

فہرست:

مقدمہ مترجم ۱

مقدمہ: ۴

استاد کی نظر میں ۴

علم درایہ کی تعریف ۷

علم درایہ کا موضوع، مسائل اور ہدف ۱۰

علم درایہ میں رائج بعض اصطلاحات کی وضاحت: ۱۱

پہلی فصل: خبر کے اقسام ۱۴

واحد و متواتر ۱۴

پہلی بحث: تواتر کی تعریف ۱۵

دوسری بحث: خبر متواتر کا وقوع اور اس پر علم حاصل ہونے کا امکان ۱۷

محقق قمی کے اعتراض کا جواب: ۱۸

تیسری بحث: تواتر کے ذریعے حاصل ہونے والے علم کی کیفیت ۱۹

مشہور کے دلائل ۲۰

چوتھی بحث: تواتر کے شرائط ۲۲

پہلی قسم: ۲۲

دونوں قول پر اعتراض: ۲۴

دوسری قسم : ۲۴
غزالی پر اعتراض : ۲۵
پانچویں بحث : تواتر میں عدد کی قلّت ۲۶
خاتمہ ۲۷
تواتر لفظی و معنوی ۲۷
تواتر تفصیلی واجمالی ۲۹
خبر مستفیض، عزیز اور غریب : ۳۰
خبر واحد محفوف بہ قرینہ وغیر محفوف بہ قرینہ : ۳۱
دوسری فصل : اصول چہار گانہ حدیث ۳۳
پہلی گفتار : حدیث کے مخصوص اصطلاحات کے وضع کی علت ۳۳
دوسری گفتار : اصطلاحات کا بیان ۳۸
۱۔ شہید اول کی تعریف : ۳۸
۲۔ اہلسنت محدثین کی نظر میں صحیح کی تعریف : ۳۸
اصطلاحات کی تعریفوں پر اعتراضات وجوابات : ۳۹
۳۔ شہید ثانی کی تعریف : ۴۰
شہیدین کے کلام پر صاحب معالم کا اعتراض : ۴۱
امامی ہونے سے کیا مراد ہے ؟ ۴۲
صحیح کے اطلاق کا دائرہ ۴۳
چند اعتراضات : ۴۴

صحیح میں شذوز وعلت کا اعتبار وعدم اعتبار : ۴۶
نتیجہ تابع اخس مقدمات ہے ۴۸
صحیح اور اضطراب حدیث : ۴۹
نقد وبررسی : ۴۹
صحیح کی تین اقسام : ۵۰
خبر واحد کے چار اقسام میں سے کونسی قسم حجت ہے؟ ۵۱
تیسری فصل : حدیث کے اقسام کے درمیان پائے جانے والے مشترک اوصاف ۵۳
۱۔ مسند ۵۳
۲۔ متصل ۵۴
۳۔ مرفوع ۵۴
۴۔ معنعن ۵۶
۵۔ معلق ۵۷
۶۔ مفرد ۵۹
۷۔ مدرج ۶۰
۸۔ مشہور ۶۱
۹۔ غریب ۶۲
الف : غریب سندی ومتنی ۶۲
ب : غریب سندی نہ متنی ۶۳
ج : غریب مشہور ۶۳

۱۰۔ غریب لفظی ۶۴
۱۱۔ متفق علیہ ۶۵
۱۲۔ مصحف ۶۶
تصحیف کا منشاء ۶۷
۱۳۔ عالی السند ۶۷
عالی السند کے اقسام ۶۹
۱۴۔ شاذ ۷۱
۱۵۔ مسلسل ۷۱
۱۶۔ مزید ۷۳
۱۷۔ مختلف ۷۵
۱۸۔ ناسخ و منسوخ ۷۷
۱۹۔ مقبول ۷۹
نقد و بررسی ۸۱
۲۰۔ معتبر ۸۲
۲۱۔ مکاتب ۸۲
۲۲۔ ۲۳۔ محکم و متشابہ ۸۳
۲۴۔ مشتبہ مقلوب ۸۳
۲۵۔ مشترک ۸۴
۲۶۔ مؤتلف و مختلف ۸۴

۲۷۔ مدبّج وروایۃ الاقران ۸۵
۲۹۔ سابق ولاحق ۸۶
۳۰۔ مطروح ۸۶
۳۱۔ متروک ۸۶
۳۲۔ مشکل ۸۷
۳۳۔ نص ۸۷
۳۴۔ ظاہر ۸۷
۳۵۔ مؤول ۸۸
۳۶۔ مجمل ۸۸
۳۷۔ مبین ۸۸
ضعیف احادیث سے مخصوص اوصاف ۸۹
۱۔ موقوف ۸۹
۲۔ مقطوع ۹۰
۳۔ منقطع ۹۱
۴۔ معضل ۹۳
۵۔ معلق ۹۴
۶۔ مضمر ۹۴
۷۔ مرسل ۹۶
مراسیل کی حجیت کے بارے میں علماء کے نظریات ۹۷

استدلال ۹۸
نقد وبررسی ۹۹
من لایحضرہ الفقیہ کے مراسیل ۹۹
نقد وبررسی ۱۰۲
۸۔ معللّ ۱۰۳
۹۔ مدلس ۱۰۵
نکتہ: ۱۰۸
۱۰۔ مضطرب ۱۰۹
۱۱۔ مقلوب ۱۱۰
۱۲۔ مہمل ۱۱۰
۱۳۔ مجہول ۱۱۰
۱۴۔ موضوع ۱۱۱
اکمال ۱۱۶
۱۔ صحابی کون؟ ۱۱۷
۲۔ اصحاب کی تعداد ۱۱۸
۳۔ مولی ۱۱۹
پانچویں فصل: کن افراد کی روایات مقبول اور کن کی مردود ہوتی ہیں؟ ۱۲۱
۱۔ اسلام ۱۲۱
۲۔ عقل ۱۲۲

۳۔ بلوغ ۱۲۲
۴۔ ایمان ۱۲۲
۵۔ عدالت ۱۲۴
۶۔ ضبط ۱۲۵
خبر واحد پر دلالت کرنے والے تین دلائل : ۱۲۶
الف : بناء عقلاء ۱۲۶
ب : آیہ نباء اور اس کی دلالت کی مقدار ۱۲۸
نقد و بررسی ۱۲۹
ج : وہ روایات جو ثقہ افراد کے اخبار کی حجیت پر دلالت کرتی ہیں ۱۳۲
۱۔ لوگوں کو ثقہ افراد کی طرف ارجاع دینا ۱۳۲
۲۔ سچے اور ثقہ افراد کی طرف رجوع کرنا واجب ہے ۱۳۵
ان بیس احادیث سے دو امر ظاہر ہوتے ہیں : ۱۳۸
نتیجہ : ۱۴۳
چھٹی فصل : تعدیل و جرح کے الفاظ ۱۴۴
۲ ۔ ثقہ ۱۴۶
پہلی جہت : ۱۴۸
دوسری جہت : ۱۴۹
راوی امامی ہونے کی تشخیص کا راستہ ۱۵۱
تیسری جہت : ۱۵۲

وجہ، عین ۱۵۴
۵۔ وکیل ۱۵۵
نقد وبررسی ۱۵۶
۶۔ حجۃ ۱۵۷
۷۔ شیخ اجازہ ۱۵۷
دوسرا مقام: الفاظ جرح وذم ۱۶۲
خاتمہ ۱۶۵
مدح وثنا کے وہ الفاظ جن سے راوی کی عدالت پر استدلال ہوتا ہے ۱۶۵
مجہول راوی سے بزرگوں کا روایت نقل کرنا ۱۷۲
۱۔ اسماعیل بن عبدالرحمٰن جعفی ۱۷۷
۲۔ اسحاق بن ابراھیم حضینی ۱۷۸
۳۔ احمد بن علی بلخی ۱۷۹
۴۔ احمد بن علی بن حسن بن شاذان قمی ۱۷۹
۵۔ احمد بن موسی ۱۷۹
ساتویں فصل: مسلمانوں کے فرقے ۱۸۲
اہلسنت کے اہم فرقے ۱۸۲
۱۔ اہل حدیث ۱۸۳
۲۔ خوارج ۱۸۵
۳۔ مرجئہ ۱۸۷

۴۔معتزلہ ۱۸۷
اصول پنجگانہ معتزلہ ۱۹۰
۵۔اشعریہ ۱۹۱
شیعہ فرقے ۱۹۴
ا۔کیسانیہ ۱۹۷
۲۔زیدیہ ۱۹۹
الف: جارودیہ ۲۰۲
ب: سلمانیّہ یا جریریہ ۲۰۳
ج: بتریہ ۲۰۳
۳۔مغیریہ ۲۰۴
۴۔محمدیہ ۲۰۶
۵۔ناووسیہ ۲۰۷
۶۔اسماعلیہ ۲۰۸
۷۔سمطیہ ۲۰۹
۸۔فطحیہ ۲۰۹
۹۔واقفیہ ۲۱۰
۱۰۔خطابیہ ۲۱۱
۱۱۔نصیریہ ۲۱۲
۱۲۔غلات ۲۱۳

آٹھویں فصل : تحمل حدیث کی کیفیت اور انتقال احادیث کے راستے ۲۱۵
اجمالی بیان : ۲۱۵
پہلا : روایت کا لفظ استاد سے سننا کتبا" یا شفاھا" ۲۱۶
دوسرا: شیخ کے سامنے قرائت کرنا ۲۱۷
تیسرا: اجازہ ۲۱۸
چوتھا: مناولہ ۲۱۹
پانچواں: مکاتبہ ۲۲۰
چھٹا: اعلام ۲۲۰
ساتواں: وصیت ۲۲۱
آٹھواں: وجادہ ۲۲۱
مطالب کا خاتمہ ۲۲۴
الف: روائی کتب کے اقسام : ۲۲۴
۱۔ جامع : ۲۲۴
۲۔ مسند : ۲۲۴
۳۔ معجم : ۲۲۵
۴ : مستدرک : ۲۲۵
۵۔ مستخرج : ۲۲۵
۶۔ جزء : ۲۲۶
ب، اہل سنت کی حدیثی کتب ۲۲۷

ج: محدثین کے القاب ۲۲۸
علم حدیث زندہ کرنے کا راستہ ۲۲۹
منابع ومصادر ۲۳۱

مقدمہ مترجم

دنیا کا ہر انسان کمال کا متلاشی رہتا ہے اور جس طرح ہر چیز کے حصول کے کچھ عوامل ہوتے ہیں جنہیں بروئے کار لائے بغیر اس کا حاصل ہونا ممکن نہیں اسی طرح حقیقی کمال کی منزل پانے کے لئے بھی ضروری ہے کہ افراد بشر اس کے اسباب تلاش کر کے انہیں بروئے کار لانے کی کوشش کریں۔ جب ہم حقیقی کمال کے عوامل واسباب کے بارے میں عمیق فکر کرتے ہیں تو یہ حقیقت ابھر کر ہمارے سامنے نمایاں ہو جاتی ہے کہ اسلامی تعلیمات کو سمجھ کر ان پر عمل کرنے کے نتیجے میں ہی انسان حقیقی کمال کی منزل پر فائز ہو سکتا ہے۔ یہ حقیقت بھی اظہر من الشّمس ہے کہ اسلامی تعلیمات کا سرچشمہ قرآن کے بعد اہلبیت عصمت وطہارت کے فرمودات وارشادات عالیہ ہیں، جب تک مسلمان ان دو دونوں (قرآن و احادیث) کو حقیقی معنوں میں نہیں سمجھیں گے اسلام ناب کی پاکیزہ تعلیمات سے بہرہ مند ہونا ممکن نہیں۔ قرآن اور حدیث فہمی کے لئے علوم قرآن اور علوم حدیث سے آشنا ہونا بہت ضروری ہے، علوم القرآن سے مراد وہ تمام علوم وفنون ہیں جو قرآن فہمی میں مدد دیتے ہیں اور جن کے ذریعے قرآن کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ ان علوم میں وحی کی کیفیت، نزولِ قرآن کی ابتدا اور تکمیل، جمع قرآن، تاریخ تدوین قرآن، شانِ نزول، مکی ومدنی سورتوں کی پہچان، ناسخ ومنسوخ، علم قراءات، محکم ومتشابہ آیات، اعجاز القرآن اور اصول تفسیر وغیرہ شامل ہیں اسی طرح احادیث کے مندرجات و مضامین اور ان کی سند کا جائزہ لینے کے لئے مختلف علوم معرض وجود میں آئے ہیں جنہیں مجموعی طور پر علوم الحدیث کہا جاتا ہے. حدیث فہمی کے لئے علم رجال ودرایہ سے آگاہی بہت ضروری ہے۔

علم رجال اور درایہ میں فرق یہ ہے کہ علم رجال میں حدیث کے تمام راویوں کے بارے میں جداگانہ طور پر تفصیل سے بحث ہوتی ہے یعنی جرح وتعدیل، وثاقت وضعف، طبقہ راوی اور مشترکہ ناموں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے وغیرہ کے بارے میں بسحث ہوتی ہے جبکہ علم درایہ میں کلی طور پر سند ومتن کے اعتبار سے حدیث پر عارض ہونے والے حالات سے بحث ہوتی ہے۔دوسرے الفاظ میں علم رجال میں راویوں کی صفات، شخصی اور جزئی حالات کے بارے میں پوری تفصیل سے بحث ہوتی ہے جب کہ علم درایہ میں ایسا نہیں۔حدیث شناسی کے اصول واحکام محقق کم نظیر حضرت آیت اللہ جعفر سبحانی کی معروف کتاب اصول الحدیث واحکامہ فی علم الدرایہ کے فارسی ترجمے کا اردو ترجمہ ہے۔ محقق ارجمند جناب آقای علی آل طیب نے اس نفیس کتاب کا فارسی میں عمدہ ترجمہ کیا ہے جس کا نام "ترجمہ اصول الحدیث واحکامہ فی علم الدرایہ "ہے چنانچہ اس اہم کتاب کی افادیت ومقبولیت کو مد نظر رکھتے ہوئے حقیر نے اردو دان طبقے کے استفادے کے لئے اس نفیس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔آیت اللہ سبحانی نے اپنی اس کتاب میں علم حدیث کے ٹھوس اصطلاحات ،روایات کی تقسیمات، حدیث شناسی کے اصول، احادیث کے مخصوص اصطلاحات کے عوامل واسباب، اقسام چہارگانہ حدیث کے مشترکہ صفات، ضعیف احادیث سے مخصوص صفات، جرح وتعدیل کی بحث، شیعہ سنی اہم فرقوں کا بیان، تحمل حدیث کی کیفیت اور انتقال حدیث کے راستے جیسے اہم عنوانات کو موضوع بحث بنایا ہے۔اس کتاب میں مصنف عالیقدر نے مبہم ومجمل مباحث کو نہایت آسان بنادیا ہے۔ان دنوں میں کرونا کی وجہ سے دنیا بھر میں لوگ اپنی چاردیواری کے اندر محصور ہیں، چنانچہ فراغت کے لمحات سے استفادہ کرتے ہوئے اس کام کو نصرت وتوفیق الہی سے پندرہ شعبان المعظم ولادت باسعادت منجی عالم بشریت حضرت حجۃ ابن الحسن امام مھدیؑ ارواحنا لہ الفداء کے دن مرحلہ تکمیل تک پہنچادیا گیا لیکن اس کی کامیابی کا فیصلہ تواہل دانش قارئین کرام ہی کریں گے۔

بہر صورت مجھے امید ہے کہ پڑھنے والے علم دوست احباب اشتباہات سے مطلع فرمائیں گے۔آخر میں اپنے صمیمی دوست برادر گرامی جناب حجۃالاسلام آقای شیخ منظور حسین شھیدی نجفی اور برادر گرامی حجۃالاسلام آقای شیخ صادق زاہدی مہدی آبادی صاحبان کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے علمی کاوشوں میں ہمیشہ حقیر کے ساتھ اخلاص سے تعاون کیا ہے اللہ تعالی ان کی توفیقات خیر میں مذید اضافہ فرمائے۔

وماتوفیقی الا"باللہ

الاحقر محمد حسن جمالی حوزہ علمیہ مشھد مقدس

۱۵شعبان المعظم سنہ ۲۰۲۰

مقدمہ :

مشہور قول یہ ہے کہ علم درایہ کے موضوع پر سب سے پہلے جمال الدین احمد بن موسی بن جعفر طاووس ہ (م ۶۷۸) نے کتاب لکھی ہے، آپ عبد االکریم احمد بن موسی بن طاووس (متوفا ۶۹۳ ہجری) کے والد گرامی اور علامہ حلی (م ۷۲۶) وابن داود حلی (۷۰۷) کے استاد تھے، آپ کا شمار علم رجال ودرایہ کے محققین میں ہوتا ہے آپ کی تصنیفات زیادہ ہیں۔علامہ طہرانی کی نقل کے مطابق آپ کی نے ۸۲ کتابیں لکھی ہیں ۔آپ کی حل الاشکال نامی کتاب کو علامہ نے کتاب خلاصہ ،ابن داود نے اپنی کتاب رجال اور صاحب معالم نے تحریر الطوسی کے منابع میں سے قرار دیا ہے۔ بنابرایں ہماری تحقیق کے مطابق علم درایہ کے موضوع پر سب سے پہلے سید ابن طاووس نے کتاب تصنیف کی ہے، البتہ ممکن ہے اس سے پہلے بھی بزرگوں نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہوں جن کے بارے میں ہمیں اطلاع نہ ہو۔

سید صدر کہتے ہیں : علم درایہ کے بارے میں سب سے پہلے ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری نے کتاب لکھی ہے جو شیعہ امامی تھا، کشف الظنون باب حرف میم میں وہ یوں لکھتے ہیں : علم حدیث کی شناخت کے باب میں سب سے پہلے حاکم نیشاپوری (م ۴۰۵) نے کتاب تالیف کرنے کا بیڑا اٹھایا ،اس کی کتاب پانچ جلدوں میں احادیث کی ۵۰ نوع پر مشتمل ہے۔اس کے بعد ابن صلاح نے علم درایہ کے موضوع پر کتاب لکھی جس میں احادیث کی ۶۵ نوع کا ذکر کیا ہے۔

استاد کی نظر میں

حاکم نیشاپوری کے شیعہ ہونے کا معیار کتاب مستدرک ہو تو اس سے اس کا شیعہ امامیہ ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس کتاب میں حاکم نیشاپوری نے ان روایات کو بھی ذکر کیا ہے جنہیں نقل حدیث کے شرائط کے حامل ہونے کے باوجود بخاری و مسلم نے اپنی کتابوں میں نقل نہیں کیا ہے۔ یہ اس حقیقت کو ثابت کرتا ہے کہ حاکم نیشاپوری کے شیعہ ہونے سے مراد اس کا محب

اہلبیت اور علیؑ کے دشمنوں کا دشمن ہونا ہے نہ شیعہ امامیہ۔اس کے علاوہ حاکم نے حضرت فاطمہ زہراء (س) کے فضائل کے بارے میں بھی ایک کتاب لکھی ہے جس میں شیخین سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو امام کے فضائل کے اصولوں میں شمار ہوتی ہیں جیسے حدیث غدیر اور حدیث طیر مشوی۔ لیکن اس کتاب کے مطالب سے خلافت وولایت کے حوالے سے علیؑ کو خلفاء پر مقدم کرنا اور علی کی خلافت وولایت نص پیغمبر سے ثابت ہونا سمجھ میں نہیں آتا ہے۔

بنابرایں حاکم نیشاپوری کے شیعہ ہونے سے مراد اس کا محب اہلبیت اور علی کے دشمنوں کا دشمن ہونا ہے نہ شیعہ امامیہ ۔ اگر حاکم نیشاپوری کے شیعہ ہونے کی قضاوت کا معیار کتاب مستدرک نہ ہو بلکہ اس کے بارے میں اصحاب معاجم کی کہی ہوئی باتیں ہوں تو بلاشبہ بعض کے قول سے اس کے شیعہ ہونے کا اشارہ ملتا ہے اور دیگر بعض کے نزدیک وہ شیعہ ہونے سے متہم تھا۔ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں ابن طاہر کے قول کو یوں نقل کرتا ہے : حاکم ،تقدیم اور خلافت میں اظہار تسنن کرتا تھا۔ شیخ حر عاملی نے وسائل کے آخر میں تاریخ نیشاپوری کو شیعہ کتب میں شمار کیا ہے اور کہا ہے : یہ کتاب حاکم کی تالیفات میں سے ہے ۔اسی طرح معالم العلماء میں ابن شہر آشوب نے اسے شیعہ مؤلفین میں سے قرار دیا ہے اور کہا ہے: آمالی و مناقب الرضا اس کی کتابوں میں سے ہیں صاحب ریاض نے حاکم کے ترجمے کو شیعہ علماء سے مخصوص حصے میں ذکر کیا ہے لہٰذا اس کا حال واضح نہ ہونے کی وجہ سے ہم اسے شیعہ مؤلفین میں شمار نہیں کرسکتے ہیں چہ جائیکہ اسے علم درایہ کا پہلا مؤلف قرار دیں۔ پس قدر متیقن بات یہ ہے کہ علم حدیث کے سلسلے میں سب سے پہلے احمد بن طاووس حلی نے کتاب تالیف کی ہے آپ کے بعد ۱۱ صدی تک جنہوں نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں بالترتیب یہ ہیں :

۱۔ علی بن عبد الحمید الحسینی (جس سے شہید اول اور ابو العباس احمد بن فہد صاحب عدۃ الداعی نے روایت نقل کی ہے) نے درایۃ الحدیث کے اصولوں کی شرح میں ایک کتاب لکھی ہے ۔ تاسیس الشیعہ میں سید صدر نے اس کتاب کو اس کی طرف نسبت دی ہے ۲۔ شیخ شہید

زین الدین العاملی (۹۱۱۔۹۶۶ہجری) نے اس موضوع پر زیادہ کوشش کی ہے در نتیجہ انہوں نے علم حدیث کے بارے میں تین کتابیں تالیف کی ہیں:

الف: بدایہ فی علم الدرایہ

ب: شرح البدایہ

سنہ ۹۵۹ ہجری میں یہ کتاب مرحلہ تکمیل کو پہنچی اور یہ کئی دفعہ چھپ چکی ہے۔آخری دفعہ ایک محقق نے اس پر تحقیقی نظر کر کے بہترین تعلیقات اور جدید باب کا اضافہ کر کے اسم الرعایہ فی علم الدرایہ کے نام سے اس کتاب کو چھپوا کر منظر عام پر لایا ہے

ج: غنیۃ القاصدین فی معرفۃ اصطلاحات المحدثین : شرح البدایہ کے خاتمہ میں مؤلف نے اس کتاب کی طرف اشارہ کیا ہے اور کہا ہے جو اس علم میں زیادہ جستجو کے خواہاں ہیں یا اس کے مطالب کو مثالوں کے ساتھ اچھی طرح سمجھنے کے درپے ہیں وہ کتاب غنیۃ القاصدین کی طرف رجوع کریں کیونکہ اس حوالے سے یہ کتاب باکمال ہے۔

۳۔ شیخ حسین بن عبد الصمد عاملی (۹۱۸۔ ۹۸۴ ہجری) نے وصول الاخیار الی اصول الاخبار کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جو دو مرتبہ چھپ چکی ہے۔

۴۔ شیخ حسن بن زین الدین (م ۱۰۱۰ ہجری) نے تحریر الطاووسی اور منتقی الجمان نامی کتابیں تالیف کی ہیں جن میں علم درایہ کے اصولوں کے بارے میں زیادہ مطالب موجود ہیں۔

۵۔ بہاء الدین العاملی (۹۵۳۔ ۱۰۳۰ ہجری) نے کتاب الوجیزہ لکھی جو سالھا سال متن درسی قرار پائی ۔ سید حسن صدر نے اس پر ایک شرح لکھی ہے جو نھایۃ الدرایہ کے نام سے چھپ چکی ہے اور ہماری اطلاعات کے مطابق اس پر لکھی گئی اور پانچ شرحیں موجود ہیں۔ شیخ بہاء الدین عاملی کی دو اور کتابیں یعنی الحبل المتین و مشرق الشمسین میں بھی علم درایہ کے